

## فنا فی الرسول، حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ

محبت و اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چند واقعات

\*\*\*\*\*

خالق کائنات نے دین حق کی آبیاری کیلئے جن پاکیزہ نفوس کو چنا ان میں جماعت عفا دیوبند ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ دین حق کے ہر شعبے میں ان کی خدمات جلیلہ مسلمہ ہیں۔ ان میں مفسرین میں محدث میں معلم میں مدرس میں زاہد ہیں مجاہد ہیں باطل کے لئے لٹکار بھی ہیں اور شب زندہ دار بھی ہیں۔ خطیب و ادیب ہیں حکیم و طبیب بھی مجاہد فی سبیل اللہ اور داعی الی اللہ بھی۔ غرض سبہ صفت موصوف شخصیات ہیں مگر جو وصف ان تمام صفات کو عروج اور کمال تک پہنچانے والا اور اس میں نورانیت پیدا کرنے والا ہے وہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہے۔ اس میدان میں بھی یہ پاکیزہ لوگ محمد اللہ سب سے آگے نظر آتے ہیں۔

ذیل میں زمانہ حال کی صرف ایک شخصیت کے چند واقعات عرض کئے جاتے ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ مجاز ہیں۔

(۱) ہمارے گھر واقع ایک شہر کے چھوٹے صحن میں کھجور کا ایک درخت ہے۔ عرصہ دراز سے اس پر کوئی پھل نہیں آیا۔ میں نے ایک دن حضرت اباجی رحمہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اباجی! اس پر کوئی پھل تو آتا نہیں اجازت ہو تو اسے کھال دیں۔ حضرت نے فرمایا۔ نہ بیٹا۔ ہمیں پھل کی ضرورت نہیں یہ تو میں آخری جج کے لئے گیا تھا تو مدینہ منورہ کی کھجوریں لایا تھا اس کی کھسکی زمین میں گاڑی ہے یہ وہی پودا ہے۔ صبح سویرے جب نماز کے لئے جاتا ہوں تو اس درخت کی زیارت کر لیتا ہوں کہ الحمد للہ مدینہ منورہ کی کھجور کی زیارت کر لی ہے۔ (حضرت رحمہ اللہ نے تین جج کیے اور دو دفعہ سفر برائے عمرہ۔ ایک جج ۱۹۳۹ء

دوسرا ۱۹۵۲ء اور تیسرا ۱۹۷۳ء)

(۲) میرے قیام سعودی عرب کے دوران ایک دفعہ فرمایا: جب روضہ الطہر پر حاضری نصیب ہو تو صلوٰۃ و سلام کے بعد یہ عرض کرنا۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، میں قاضی محمد ارشد الحسینی ابن قاضی محمد زاہد الحسینی آپ کا ایک گناہ گار اور حقیر امسی آپ کے در اقدس پر حاضر ہوں اور میں آپ کے سامنے اپنے ایمان کی تجدید کرتا ہوں۔

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمداً عبده ورسوله۔

آپ میرے اس ایمان کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہ ہوں گے۔

(۳) دوران سفر عمرہ، مکہ مکرمہ میں ایک دن فرمانے لگے گاڑی نکالو! عرفات کی طرف چلتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اباجی! مجھے کہ علماء تو عطا اللہ منہ نہیں کھاتے تھے حضرت نے فرمایا تم چلو تو سی۔

چنانچہ جب ہم روانہ ہوئے تو فرمانے لگے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی نے حج فرمایا ہے اور حج انہی مقامات پر ہوتا ہے باقی نقشے وغیرہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ پہاڑ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے ہر نبی علیہ السلام نے دیکھا ہے اور خصوصاً سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بار بار ان پہاڑوں پر رحمت کی نظر ڈالی ہے اس لئے ان پہاڑوں کو جی بھر کر دیکھو لو اس ارادے سے کہ ہماری نظر انہی مبارک پہاڑوں پر پڑ رہی ہے جن پر ہر نبی کی مبارک اور رحمت والی نظر پڑی تھی۔

(۴) ربيع الاول کا مہینہ دو مبارک اور سعادت والا مہینہ ہے جس میں باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آئی ہوئی۔ اس نسبت سے حضرت اباجی رحمہ اللہ اس ناد مبارک کو "ربیع المنور" فرماتے اور لکھتے۔

(۵) ایک دفعہ مسجد نبوی علی راجحہ الف الف تحمید و سلاماً میں بیٹھے تھے۔ میں کسی کام سے جانے لگا تو فرمایا محمد ارشد! جب تم واپس آؤ گے تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔ میں حیرانی سے دیکھنے لگا تو انتہائی شفقت کے ساتھ تبسم فرماتے ہوئے فرمانے لگے کہ وہ دیکھو! مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف تحمید و سلاماً کے پہلے برآمدے کی پیشانی پر پہلا نام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا لکھا ہے۔ بس میں اسی کے سامنے بیٹھا ہوں گا۔

سبحان اللہ! کیا شانِ محبوبیت ہے اور کیسے نرا لے اندازِ عشق میں؟ یہ کتابوں میں نہیں ملتے بلکہ یہ پاکیزہ مہینوں میں التاء ہوتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ میں نے امیر التبلیغ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ کو عین اسی جگہ اسی مقام پر بیٹھ دیکھا۔

(۶) اپنا بھی یہ معمول تھا اور ہر زائرِ حرم کو فرماتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ وقت حرمین الشریفین کے اندر گزارو۔ چنانچہ خود بھی جب مدینہ طیبہ قیام فرماتے تو نماز تہجد کے لئے مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور نمازِ عشاء ادا فرما کے باہر تشریف لاتے اور عجیب بات یہ ارشاد فرماتے کہ حرمین شریفین میں تلاوتِ کلامِ پاک مسلسل کرتے رہتے جتنی بار تکمیل کر سکو بہتر ہے لیکن جب واپسی کا ارادہ ہو تو قصداً اچھند سپارے چھوڑ دو اور دعا یہ کرو کہ اے اللہ! میں تیرے اس کلامِ مجید کی تکمیل تیرے گھر اور تیرے نبی کے در پر ہی آ کر کروں گا۔ اے اللہ تعالیٰ جب تو پھر حرمین شریفین میں پہنچائے گا۔

(۷) اسی محبت و اطاعت کا اثر تھا کہ حضرت اباجی رحمہ اللہ کے قلم سے امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایسی کتاب منظر عام پر آئی جس کے مطالعہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے کوئی اللہ کے بندوں کو زیارت نصیب ہوئی۔ اس مبارک کتاب کا نام بھی عجیب لذت و محاسن والا رکھا "رحمت کائنات" (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کتاب پر علماء دیوبند نے ایسا خراجِ تحسین پیش کیا جو کم ہی کسی کے نصیب میں آیا ہوگا۔

علیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ، سرِ پاپا خیر، حضرت مولانا خیر محمد